REGISTERED NO. A.780



M. H. Khan

Printed Lucknow

اودھ پنچ کی حفاظت اور دماغ کی تقویت کیلئے اکسیر ہے

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ ہر حال میں پیشگی لی جاتی ہے۔ [illegible]

(۲) نامہ نگاران [illegible]

(۳) قیمت اودھ پنچ [illegible]

(۴) خریداروں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور [illegible]
[illegible]

(۵) [illegible]

(۶) [illegible]

(۷) [illegible]

(۸) [illegible] اشتہارات و اطلاعات [illegible]

(۹) جو مضامین [illegible] اودھ پنچ [illegible]

(۱۰) مضامین صاف خط میں [illegible]

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳ — نمبر ۲۳

مضامین

۲۳ جون ۱۹۲۸ء

غزل

اُمید قیس کو ہوگی کسی کے آنے کی
پناہ نجد میں ڈالی ہے شعلہ خانے کی
ستم ہے جلا رہے دل کی وہ کیا گھٹا سکی
شبیہ اسکی ہو ملتی ہے آہ آنے کی
اٹھا یا ہاتھ جو اس نے تو کیل ہو ہی گیا
ہر ایک دانۂ تسبیح نام دانے کی
وہ سب تو ہیں طالب اسکی بخت کا سودا
کرو لنگڑی ہوگئی محتاج دانے دانے کی
کُنج کے کاواں سے اسکی نکیریں ہیں جواں
جنازہ ہو یہی صورت ہو جب جلانے کی
امیری وصل کی فرصتی ہے کیا ہے یاس لے
سنا ہے ہی قربت پیش کے ہے جانے کی
کما ہو اشتے جو زماں سے میں نے کی فریاد
ہے ارمان کے عادت سہی جلانے کی
شعلوں نے جہاں کے بچھو کو پیچھے کی لیکے
عبث ہے قیس کو دھن شیخ کے گھرانے کی
عمر اثیک کیا جرم عشق نے ان پہ
ہے بے سبب نہیں بندی ہوا کے آنے کی
ہوائے دل کیا فیض سفر کا اے غنقاش
یہ کہہ کے قدم اٹھاتے ہے مانۂ لطافت کی

(۱)

نقاش زمانی

اُمید ہی نشیم تسلّی کا ہے سبب
اُمید ہی کے ہاتھ ہماری حیات ہے

ترجمہ اور تحریر یہ دو الیسے آرک باراں دیدہ ہیں؟
مستقبل کے متعلق ہمیشہ قیاسات کو کم عدم سے

وہ سبۂ وجود میں لاکر اُمید کے پے عصا ہی بنائے رہتے ہیں اور اُمید صاحب بڑے حسین دنیا کی علم کا موجب تصور کی جاتی ہیں۔ ایسی حالت میں اُمید کی دستگیری کسی شخص کو جلا یاس کا منہ نہیں دیکھنے دیتی۔

اُمید کی جان سال سالہا گن جنیرہ جسے عرف عام میں کوشش کے نام سے موسوم کرتے ہیں وہی ظاہر کر رہی ہیں کہ اُمید کی پیشہ دست ہیں کہ اکثر وہی کے بچے اُمید واروں کو ان کے پیش نظر و ہیں کامیاب بھی کر دیتی ہے۔ اگر کسی مرحلے کے طے کرنے میں اُمید رہنمائی نہ کرے تو بے شبہ کوشش کا قدم سُست پڑ جائے گا اور ضعیف البنیان انسان کو بعد نتیجہ یاس کی چٹان پر منہ کے بل گرنا پڑیگا۔ بہر صورت اُمید کا جلوہ تسکین قلب کا باعث ہوتا ہے کر کوشش کی رفتار کو تیز کر رہا ہے اور زندہ انسان کو آخری وقت تک امداد نہیں ہونے دیتا۔

حصول سوراج کی اُمید خواہ موہوم ہی کیوں نہ گزرے تو جو بہ و تجربہ اسکی باتیں بالسمر پہنچا سکا کو دستاویز کے اسباب صالح کی رو تنزلی کے باوجود بھی اسکا اُمید وار بنائے ہوئے ہے اور دونوں بہنوں (اُمید اور کوشش) کی حوصلہ افزائی کمال اپنے کے ادنیٰ ضمیر کی ترجمانی میں یہ مصرعہ ہمارے وردِ زبان کر رہا ہے کہ۔ ع

بیدل ہم ہنوز بہ جنبم چہ میشود

ابھی کچھ عرصہ قبل سخت گرمی پڑ رہی تھی۔ لُو اور تپش اپنی شدت کے سبب کر غضب الامان والحفیظ کا شور بلند کرا رہی تھی۔ آخر کار مشیت پروردگار مخلوق کے رو دو آہ نے ابر باراں کی شکل اختیار کی اور رفتہ رفتہ نزول رحمت کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ چنانچہ موسم گرما کی آتش زدہ ختم ہوئی اور برسات کے دروازے اسما نظر آنے لگے۔ دستور قدیم کے مطابق چند روز کے بعد وہ سوری ہوئے گی کر جسکے قدرتی افراط کو دل اور دماغ بھی مشتمل ہو کر سکے گی۔ غرضکہ

جہاں تا نہ ہمیں نیز ہم نخواہد ماند

کا مضمون صادق آئیگا اور انقلابات دہر کا نقشہ نگاہوں کے سامنے پیش کرے گا۔ یہی اُمید کا ایقان ہے کہ جس طرح تکلیف کے بعد راحت اور رنج کے بعد مسرت کا ہونا لازمی ہے اسی طرح غلامی کے بعد آزادی کا حصول بھی غیر اغلب نہیں علاوہ بریں موجودہ حالت کا مداوا بھی قرینہ تجربہ سے قائل ہو کے ہمیں اُمید کے زبان سے تذکرہ صدہا کا معتقد بنائے ہوئے ہے۔ اگر قانون قدرت و انقلاب زمانہ ہماری حمایت کرے اور موجودہ پابندیوں کو معدوم کر کے ہمیں حریت کی آغوش تربیت میں سانس لینے کا موقع عنایت کرے تو یہ کوئی تعجب کی بات نہ ہوگی اگر کوئی صاحب غلبۂ زکاوت سے یہ ساں ہوجائیں یا وہی تصور رکھ کی تقریر کے متعلق غالب علیہ الرحمۃ کا یہ شعر کہہ سکے

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

پڑھنے لگیں تو اس کا خیال ہی بجا نہ ہوگا اور اسکی تردید سر دست ممکن ہوگی جب تک کہ تاثیر

بحکم جناب نواب سید محمد سلطان صاحب خان بہادر آنریری مجسٹریٹ درجہ اول مقام ... ضلع مراد آباد

سمن بنام ایفضال مقدمہ

(آنمبر ۵ تا ۱۰ و ۱۰)

لہذا ... ۱۹۲۸ء

بیدالت ... ضلع مراد آباد

... دفعہ ...

ضلع ... مدعی

[illegible]

دستخط حاکم ...

مہر عدالت

اسکے خلاف کوئی صدا و فراہم نہ کر سکے۔

اس تمام ہونہ سرائی کا حاصل وہی رسائی کا اصل
زنیا یا سب قائم
یا
ہر کس بزبان خویش فیلے دارد

کے سوا کچھ اور نہیں ہو سکتا چونکہ معاملات تشتت و طبیعت پر مبنی ہیں اور یہی بیان منشاء تحریر بھی ہے۔ اسلیے کیا عجب کہ اس عجز بیانی پر ماجی ہے آپ ہنسنے سے معذور ہوں۔

ناقم غیر سنگ ...

حاشیہ۔ ... واہ حضرت واہ مضمون کی امید کو زندگی کا سہارا بنانا آپ ہی کا کام ہے۔ ایسی امیدیں زندگیاں حاصل ہونی ضروری ہیں۔ قانون قدرت کی دو قسمیں ہیں ایک میں انسانی ہاتھ نہیں دخل دے سکتا جیسے موسم کا تغیر دوسرے قوانین خود انسان کے اختیار میں رہ گئے ہیں مثلاً تمدن ... اصلاحی تغیر بھی انسان کی دھن پر موقوف ہے۔ ام قیصر میں ترقی آکر مددگار رہتی ہے اور فتنہ و فساد میں دور سے تماشا دیکھتی ہے ہندوستان جب سے فتنہ و فساد کا گھر ہوا اسوقت سے ترقی تماشا دیکھ رہی ہے ایک وہ زمانہ تھا کہ تمام چار کونا ایک ہوتا تھا اور ... کرتے تھے سب مگر یہ طرز ... کہ بقول ... "پھوٹی آنکھوں نہ بھایا ہم" ... موا کے طرز پر سلطنت آج کی بنیاد ڈالی گئی مدتوں یوں زندگی بسر ہوئی کہ بادشاہ کا انتخاب امراء عوام و خواص کے ہاتھ میں لیکن جب حضرت شاہ نے ... بنگال کا ... بنگال میں ہوئی سورش کہ جس سے پنجاب آگے آیا۔ فکر ہوئی کہ ... بہادر سوائی ... ایک بھائی صاحب ... ہوئے قدر سے "سنگ زدہ" اکثر تقسیم۔ ہندوستان کے ... اُنھوں نے بھی عوام کے مقابلہ میں "دما دم" ...

پڑ کر یاد میں ہور کسی نہ کسی طرح اپنا مقصد بر آئیگا۔ پھر وہ ... ایک بار شاہ صاحب ... اور علماء میں سے کئی چھوٹے بڑے ... ایک کار ہیں بیٹھے یعنی ایک شیطان سے ... آخر شیطان جان کو پہنچے۔ یہ طرز انتظام دنیا کی ... پہنچانے میں پہلے ترقی کا رستہ ... اور جلدی درست ہونا زیادہ مشکل ہوگیا یعنی کہ ... چاروں سو ... بدلیں کہ اسمیں ... یہ جمہوریت ... نہیں ہے ... وہی ترشی ...

دنیا جب تمام ... ہر کیا ہے عوام کی ... صاحب ...



نقش سنگین اصلاحات بطرز دنیا نوسی
سرجان جنوں پیشہ بر سنگ میزد تیشہ
بگفت باندیشہ سنگ آمد و سخت آمد

کے سوا کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔ انتخاب کے کراف مصارف وہی ادا کر سکتا ہے جسکی جیبانی ... جسنے دوسروں کی محنت سے خوب فائدہ اٹھایا ہو جسنے دو پیسے گھر بھر لیا ہو۔ جسکے اسیج کا تماشہ لگے ہوں۔ جسکے قبضے میں ہزاروں ایکڑ زمین ہو بھلا وہ بیچارہ جسکی جیب خالی ہو گھر اشرفیاں کی طرح کہیں ... کے واسطے بالشت بھر جگہ نہ رکھتا ہو۔ شام تک ایک وقت کی غذا کے واسطے محنت مزدوری سے ملتے ہوں کب تاب ہوگا اور کون اسے ووٹ دیگا۔ بہرحال قانون ... کی زد جب ... نہیں پڑھتی ...

کی سرکاری ہے اسوقت تک سوراج کا خواب دیکھنا فضول ہے اسی مضمون کی ... سمجھیے۔ ... کے دیکھیے ایک طرف تو ... کرتے ہیں کہ وہ ہوں ... ہوٹل والوں ... بازاروں میں ... کرتا ہے دوسری طرف انھیں ... کے نام کے ساتھ "خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ" کی دعا ... نقش کرتے ہیں۔ وہ ... کہتے ہیں وہ ... تے ہیں تو ... کی آواز بلند کرتے ہیں۔ ایک عربی شاعر سچ کہتا ہے۔

لو ضرط الموسر فی مجلس
قالوا له یرحمک اللّٰہ
او عطس المفلس فی مجلس
سبّ وقالوا فیه و ساء
فضرطة المفلس عن تیمه
وعطسة الموسر تفساه

ترجمہ سلاست ... کے خلاف ہے۔ لیکن یہ سمجھیے کہ شاعر نے غریب کی چھینک اور امیر کے ... زدہ ... سوز کا مقابلہ کیا ہے۔ آپ کو واللہ خدا لگتی کہیے۔ مصرعہ باد مخالفت کی آتی تحمید تقدیس کیوں ہے؟ اور یہی مملکات کی دست اور سرمایہ داری کے سامنے۔ اللہ جلالہ کہ ہاتھ پھیلا ... ؟ ... حضرت ... حروف کا ... ان باتوں سے دل رکتا ہے۔

اعلان

ہندوستانی اکیڈمی کو ایسے مترجموں کی ضرورت ہے جو انگریزی سے اردو ہندی زبان میں ترجمہ کر سکیں۔

مترجم اکیڈمی کے ملازم نہ ہونگے۔ جو لوگ سائنس اور ادبی کتابوں کا ترجمہ کرنا چاہتے ہوں انکو نمونے کے ساتھ ... درخواست دینا اور شرائط طے کرنا چاہیے۔

جنرل سکریٹری ہندوستانی اکیڈمی الہ آباد

دریں چہ شک

یہ حکایت نہایت مشہور ہے کہ ایک صاحب نے بازار میں طوطی کا پنجرہ کیا ارزاں پایا مہمان نوازی اور آداب دوستی کو جنبش ہوئی فوراً اسے خریدا طوطی بیچ گئے کہا ہاں سلام پوچھنے لگا سو اشرفی خوبی دیا کی تو معلوم ہوا فارسی بولتی ہے۔ آپ خود باتیں کر لیجیے۔ خریدار صاحب نے پنجرہ ہاتھ میں اٹھایا منہ کے قریب سے لایا۔ ہونٹ [illegible] کی طرح شان کر کے چمکاری دی۔ بی طوطی تمھارا اصل [illegible] ہے۔ بی طوطی گردن جھکا کر [illegible] لگیں "دریں چہ شک" امتحان ختم ہوا سلام کر کے بار کی جیب میں گئے۔ بی طوطی جان نے مالک کے گھر آ گئیں۔ فارسی بولنے کا جنون سر پر سوار تھا گی روبرو گفتگو ہونے۔

مالک: "طوطی چہ نام داری؟"

طوطی: "دریں چہ شک"

مالک: "خوب ست۔ چہ می خوری؟"

طوطی: "دریں چہ شک"

مالک: "خانہ زاد کجا بود؟"

طوطی: "دریں چہ شک"

مالک: "دریں چہ شک۔ دریں چہ شک۔ بجز دریں چہ شک چیزے دیگر یاد نداری؟"

طوطی: "دریں چہ شک"

مالک: "اے خانہ خراب۔ گر خدم کرنا گر نعم"

طوطی: "دریں چہ شک"

گر حکایت مذکور سے جو نتائج نکلتے ہیں انہیں بھی نگاہ میں رکھنا چاہیے۔ طوطی کی اصلی زبان سے انسان واقف نہیں۔ دنیا جانتی ہے کہ نقال جانور الفاظ کے معنی نہیں جانتے۔ [illegible] چونکہ فارسی جانتے۔ چنانچہ اس امر میں صادق تھا کہ طوطی فارسی بولتی ہے۔ [illegible] خرچ کر کے سو اشرفیاں پھینکنا اور طوطی کو ایک فارسی داں صاحب سمجھنا خریدار کی عقل کا قصور ہے۔ چہ جائیکہ طوطی دونوں برابر [illegible] ہیں۔ آخری سوال کا جواب بالکل صحیح اور معقول ہے ایک نوع انسان بھی یہی جواب دیتا۔ اس قسم کے انسانی طوطیوں اور طوطی نوازوں سے دنیا خالی نہیں۔ ہماری گورنمنٹ بھی ایک طوطی ہے زمانہ کے مختلف حصوں میں اسے ایک لفظ کی تکرار رٹا دیا جو یاد کر لیتی ہے۔ چنانچہ ایک زمانہ میں اُستاد نے اسے ایک نکمائی ہوئی بات پوچھی تھی اسکا جواب ملا "روس آتا ہے" جناب ہم نا قدر رہتے ہیں؟ جواب ملا روس آتا ہے۔ حضرت تعلیم کی طرف توجہ کیجیے جواب "روس آتا ہے" افغانوں سے واسطہ پڑا تو روس آتا ہے۔ انڈے والا آیا کہ روس آتا ہے کوئی چھینکا تو روس آتا ہے۔ کوئی کھنکارا کہ روس آتا ہے۔ کسی کے یہاں بچہ ہوا تو روس آتا ہے۔ آپکی خیریت ہے۔ روس کی ترکیب [illegible] کا تعرض اور انگریزوں کی خام خیالی۔ آجکل انگلستان کا طوطی [illegible] ایک رٹتا ہے اور ہندوستان میں انگریزی طوطی ہندوستانیوں کا نقصان سر پر نے کی رٹ لگاتا ہے آپ جانیے ان اس کے دریں لوگ ہندوستان کے طوطی جلوا دیتے اُستادوں سے ملاقات میں آپ [illegible] نے بھی ایک ہانک لگائی ہے۔ جیسی اخباروں کو نقدار [illegible] [illegible] خدا نے جا پایا ایک [illegible] سادھن کی جگہ [illegible] ضرور ہوا جو کسی کے [illegible] سے یہ شغل ہوا دیکھا تو سادھن شدہ کے آگے [illegible] سے لی تو سادھن۔ صاحب سلامت ہوئی تو سادھن۔ جڑواں بچے ہوئے تو سادھن۔ [illegible] جھگڑا ہوا تو سادھن سلی ہوئی تو سادھن۔ وسمال ہوا تو سادھن۔ بھر کر کھی تو سادھن۔ ناک کٹی تو سادھن۔ پانچا مرجھا تو سادھن۔ وصل جڑی تو سادھن۔ غلیمن دریں چہ شک والوں کا خیال ہے کہ جناب جمیع الملک سر [illegible] ابن سعود خاں بہادر تعلقدار [illegible] مسٹر [illegible] تعلقات مختلفہ وزنگ کے عنوان سے اپنی حاجی حرکت علی صاحب نے [illegible] سے سادھن کی تفسیر جو لکھا کہ جناب عالی القاب [illegible] سے فرمایا ہم تمھارے ساتھ ہیں ہماری کمیٹی تمھارے ساتھ ہے ہندوستان بھر کے مسلمان تمھارا ساتھ دینگے۔ اس بحث پر پڑ جانے [illegible] کھے جاتے ہیں "دریں چہ شک۔ دریں چہ شک۔ دریں چہ شک" کی صدا ہر طرف سے بلند ہے۔ ہماری رائے ہے کہ حاجی صاحب طوطی سے اس قسم کے سوالات کریں کہ دریں چہ شک کا مطلب و مفہوم ان کے مطلب و مفہوم کے بالکل موافق ہو جائے۔ مثلاً طوطی جان۔ آیا من جان [illegible] نیستم کہ جائداد ختم و تلخ کردیم؟ جواب ملیگا دریں چہ شک۔ دیگر اگر کردار ایں سعود و تلخ شدہ بنا سنانا آمدم وطالبہ زبان بھی آر کرتا ہوں؟ جواب ملیگا دریں چہ شک۔ خوب خاک بجھ پر کہ طالبہ [illegible] [illegible] کی او برقاع حرمین شریفین ایک شخص باندھ آن را ساڑھے سو ساٹھ میں جو کار؟ جواب ملیگا دریں چہ شک۔ بس خیر ہے کہ [illegible] قیمت سادھن کی وہ کوئی خوراک جواب ملیگا "دریں چہ شک"۔ اگرچہ بعضوں نے کہا رہا ہے کہ بابا کی ذات میں پیارا اعتبار نہیں رکھتا لیکن سادھن کی ضرورت [illegible] وجود سے انکار نہیں ساجی بابا کا ہم زاہد [illegible] سادھن نیست [illegible] [illegible]

نایاب اور بیش بہا تحفہ

جناب سید [illegible] صاحب [illegible] ایڈیٹر [illegible] [illegible] کو قابل فیصلہ [illegible] امیر [illegible] کی خوشبو محسوس کر [illegible] جناب حکیم سید [illegible] صاحب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

الشتہر

حکیم سید محمد نواب سیت المشفا رگیا ابھار

پچاس روپیہ نقد انعام

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

نیوڈیو آل انڈیا پائل سمر تیم [illegible] ایجنسی سیکل ورکس نمبر ۱۵ فیروز [illegible] شہر

حد کا [illegible] [illegible] [illegible] حاصل نہیں ہو سکتا۔ کارخانہ حافظ سینا محمد فیض منیجر [illegible] لکھنؤ سے طلب فرمائیے۔

دیا تنگ دہلی میں ان کو رحم کر کے اپنی سسور [illegible]
پیروں پاس کہتے: " یہاں مجھو پیارا رہیں پوشک "

والسلام

واقف ——————

اُستاد ازل

قانونی مسئلہ

سنی سنائی گواہی

کیا فرماتے ہیں مسٹر پنچ بابادۂ [illegible] جنرل اس قانونی مسئلہ میں کہ ایک عاشق زار عشق و محبت کا مشتاق نے ایک زنانہ [illegible] کیا ہے بیٹھے بیٹھے مار گرہ ٹیلیفون کیا کہ [illegible] کی طرح فلاں نمبر سے چاہتے آئی [illegible] کو گفتگو کرو۔ ادھر سے آواز آئی اور عاشق صاحب نے ہاتھ میں پکڑا اور لگے وہیں سے عشق بازیاں بگھارنے۔

"آپ کہاں ہیں؟ کدھر سے بول رہے ہیں"

"پیاری میں ہوں تمہارا عاشق جاں نثار کشتۂ ہجر، واللہ بُرا حال ہے"

"لعنت خدا کی مردوے جو عشق میں آؤ۔ تو کون ہے؟"

"اے جان من کیا نام کیا نشان بس عاشق ہوں عاشق، یہی کافی ہے۔ اُف سے

مرتا ہوں تیرے ہجر میں اے یار جو غیرے
مر جائے سو روں کے تیرے ہجر میں سے"

"میں کیسی ہوں کچھ شامتوں نے گھیرا ہے آ تو سہی سامنے"

"پیاری جانے دو غصہ نہ کرو غریبوں پر ظلم نہ کیا ہے۔ اے نہ ہو تیری سامنے وہ پہنچ پہنچ کے پیار کیا [illegible] کی [illegible] سے ہونٹ سرخ ہو جاتے نیل دیکھ کے لوگ سمجھتے کہ ابھی تک ایشیائی زینت کی قسمت کا ستارہ اوج پر ہے سب تو سہی اس لب نازک کے بوسے لیتی ہے۔ اس پان کا لیا عاشق جانباز کا پان نہیں لگا تا پیٹ نہیں بھرتا

گفتہ آئینہ پاگل نہ علاج دل است
بوسۂ چند بیامیز بدشنامی چند"

ذرا ان کمبخت بیہودہ [illegible] ہے [illegible] کرتے ہو تمہارے دست [illegible] تنگ ہیں کہ ہے۔

"او مردے فارقی خدائی خوار موالی، اپنی اماں بہنا سے ایسی باتیں کرنا۔ جا کے بیٹا کا منہ نہ ہو نیوار جواب کبھی ایسی حرکت کی"

"میری دلبر، اماں بھی تم ہو بہنا بھی تم ہو، صدقے جاؤں سب کچھ تم ہی ہو"

"ارے تجھے ہیضہ کھائے، بلاتی ہوں پولیس کو"

"جانی ایک دفعہ نہیں ہزار دفعہ بلاؤ سنتریاں [illegible] تھانے پر پکڑواؤ، مجرم ہوں اور عشق کا مجرم ہوں نہ قسمت کہ تمہارے حکم سے پابہ زنجیر ہوں، رسوا ہوں تشہیر ہو"

"سور کا بچہ شہدے کے بچے کالا جی ہوں تو تیرے اپنے شہر [illegible]"

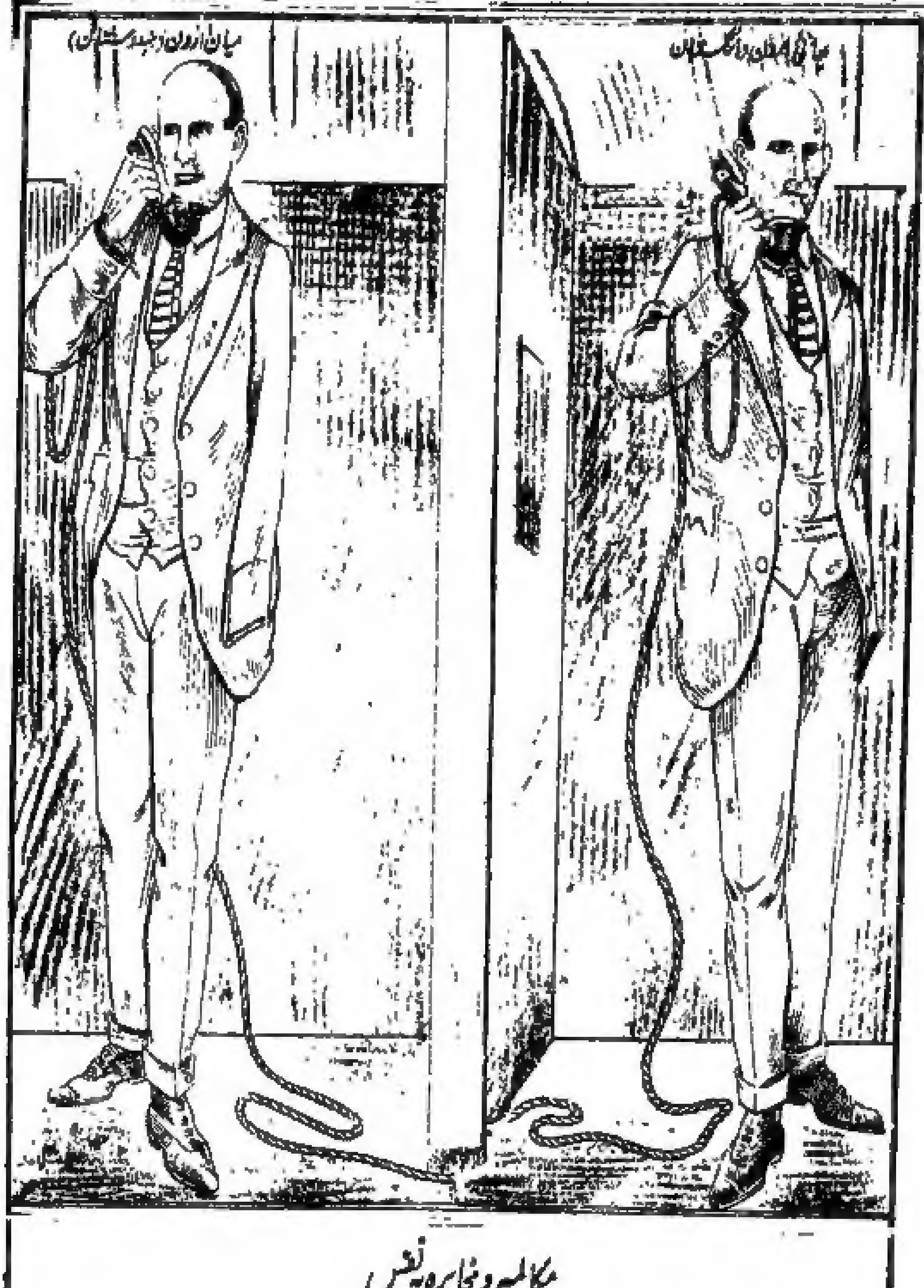
"آہ کیا ابا گھر میں ہیں؟ تو ان سے کہہ دو تمہارا بیمار [illegible] مذہب میں چلا گیا۔ اماں کا عاشق ہے۔ اور اگر بھیا بیٹے تمہارے صاحبزادے اسکول سے آگئے ہوں تو ان سے بھی کہہ دو کہ تمہارے بڑے بھائی بنتی، ماجرا عاشق نے تمہیں بہت بہت پوچھا ہے"

اب بی صاحب انگاروں پر لوٹتی ہیں غصوں سے مری جاتی ہیں منہ کو بیٹھتی ہیں مگر کیا جا سکتی ہیں۔ [illegible] ہاتھ سے چیکیاں کر رہا [illegible] جمع کیا پولیس میں رپورٹ کی تار گھر سے [illegible] خبر بھر میں [illegible] کر دیا۔ نتیجہ تو ہے کہ مجرم [illegible] چھوڑے کہ عاشق گستاخ کا پتا لگائیں نتیجہ [illegible]۔ خدا جانے کون تھا۔ دوسرے وقت پھر کمبخت کی جنبش ایسی سادہ چلا گیا [illegible] ٹیلیفون کے مشغل سے معلوم ہوتا ہے خود نہ گئیں صاحبزادے کو بھیجا کہ دیکھو تو کوئی کہتا ہے [illegible] تمہارے ابا کہہ ہے تو کہہ دینا کہ بھائی [illegible] صاحبزادے گئے۔ آپ کون صاحب ہیں؟ کیا؟ اماں تشریف رکھتی ہیں۔ [illegible] مجھے آپ کی بات سننے کا حکم دیا ہے .... کیوں؟ وہ کونسی ایسی [illegible] بات ہے جو [illegible] نہیں سن سکتے .... اچھا میں ان سے عرض کرتا ہوں

تاہم انھیں فرصت نہیں سو صرف تمہیں پیام ہے۔ [illegible] کوئی عجیب آدمی ہے کہتا ہے میں تمہاری اماں کا عاشق ہوں۔ [illegible] تمہاری طرح میں بھی تمہاری اماں کی پیٹ سے نکلا ہوتا ہاے خود ہی کہو کہ تمہاری اماں مجھے پیار کرتی۔ میں ان جملوں کے معنی نہیں سمجھا۔

مولانا پنچ۔ واللہ غضب ہے ایک شریف بی بی [illegible] ٹیلیفون [illegible] اور تعلیم یافتہ سہی لیکن [illegible] کمبخت اپنے دل میں کیا کہتی ہوگی۔ مارے غصہ کے کٹ کٹ کے رہتی ہوگی۔ یہ صحیح ہے کہ آزاد خیالی تعلیمی بیباکی اور بے پردگی کی بدولت سیکڑوں عاشق [illegible] کی زبان سے [illegible] سن چکنے کے بعد وہ ایک معمولی سی بات ہوتی جاتی ہے۔ تاہم عنوان [illegible] ہے۔ کہاں ایک منہ پھوٹ [illegible] ہم پیالہ دوست کا پیچھے چھپکے سے دل کتنا آنکھوں میں آنسو بھر لانا [illegible] بھرنا قدموں پر گرنے کا ارادہ [illegible] صاف صاف [illegible] سے قائل کا [illegible] چہرے کے تیور [illegible] دل کو برم کر دینے والی [illegible] سچائی [illegible] ٹکڑوں میں [illegible] حسن سے [illegible] کچھ بھی نظر نہیں۔ کوئی آوارہ گرد بد معاش [illegible] نا کارہی میں مبتلا ہے۔ دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ [illegible] الزام کے [illegible] پولیس والوں [illegible] رشوت کی چاٹ سے کسی اصلی یا نقلی مجرم کو پھانس لیا [illegible] کی کھلی بھلی [illegible] گواہی کے صورت اور [illegible] کے ہونے سے [illegible] کے نتائج [illegible] گواہی [illegible] یعنی شہادت کے اندر سے قانون [illegible] ہو گی؟ حالانکہ اس گواہی میں بجز [illegible] ساعت کے اور کسی [illegible] کو دخل نہیں۔

مدعیہ جو کچھ بیان کرے گی وہ سنی سنائی بات ہو گی کسی کر کچھ کہتے [illegible] دیکھا [illegible]



مکالمہ و مخابرہ بہ نفس

بھائی اِروِن: "جدید اصلاحات کے متعلق...... ہاں! پھر میں بھی تو انگریز ہوں.... بیشک تری قائمہ ملحوظ رہنا چاہیے"

میاں اِروِن: "پھر رحم کرو...... ہندوستانیوں کا قانون..... جو تو خراب ہے...... سدھر جائیگی.... زمانہ نزدیک ہے"

کی ایک وجہ یہ ہے کہ ذاتی اغراض لیڈروں کے ساتھ لگی ہوئی ہیں مختلف لیڈروں کے چہرے کے مہرے سے لگی ہوئی بھاپ کے گھوڑے پر سوار ہو جاتے ہیں اور عکس جم بیٹھتا ہے اگر یہ صحیح ہے تو پھر ورنہ ہواؤں کا کچا قانون محض آواز کی مشابہت کے ہوا میں چلا گیا ہو گا اسی طرح جو نشانہ پر بیٹھے گا جس طرح کی اصل مجرم پر بجائے اصل مجرم کی تشخیص میں بڑی دقت ہوگی۔ آپ کو واللہ یہ نہ سمجھیے گا کہ جیسے زنانہ غلطی دیا ایک نئی قسم پیدا ہو جائے گا کہ وہ ہے جانتا نہیں گا نہیں ہندے کی ایسی غلطی ہے بم والی اور والی جھوٹی ہے جو نشہ چھٹنے والی باتیں ہیں عشق اور محبت کی گٹھلی کے روپ آتی ہے۔ ایسے ساتھ ہی اگر وہ سوز و بے چین مل جائے تو خواہ مخواہ کی مستی اور اپنی اصلاحات رکھا جاتا ہے تو گورنمنٹ کے خلاف کے پروسے پہاڑ ڈالوں کہ جواب کے لعنت۔ اب آقا باز تک محروم ہو جائے۔

واقف

ملان گنہگار، لیا

متعلق سگریم بنام ڈاکٹر شیخ حبیب اللہ

نمبر ۳

شیخ جی۔ تمہارے گھر کے پاؤں میں بھی بجلی کی بندھی ہوئی ہے مگر ذرا کسی طرح نچلا نہیں بیٹھنے میں عورت ذات ہوکے بات ٹال گئی اور وہ بھی تھی کہ کبھی ہو گا نہ بشر ہے بحث کی بیکار اور فضول رکھو۔ تک شیخ جی کی عقل نہ ہم کچھ اس کے بارے میں کچھ منہ سے پھوٹے گھنگنیاں بھرے بیٹھے رہے کیا ڈاکٹری کی حمایت اور طب کی عداوت کے مسئلے میں بھی چپ سادھ لیجیے۔ زبان کو کچھ نہیں سے لگی۔ بھلا اٹھے تو بول اٹھے۔ مگر تم نے تو بیچارے کی ری سد ھولی والے کو خط پر خط لکھنا شروع کر دیے۔ شاید تم اچھل کر سمجھتے ہو گے کہ کچھ کونسل کی عقل بھی مرادآباد کی کونسی صحبت ہے جہاں تمام تر ستوں سے محافظ

بات بالا رہتی ہے۔ شیخ جی اگر یوں کہے ہوتے تو ٹھیک ہے۔ مرادآباد کی ریاست طاقتی کی صنعت میں بہت شہرت رکھتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ طاقت کا عیب کونسل میں بھی ہے اور ریاست میں بھی مگر دونوں کی قیمتیں ایک ہی طرح کی نہیں جسمانی میں فرق ہے۔ کونسل میں قوم وروں کی جانب سے پہنچے ہوئے مردم شناسی کی صنعت سے دو طرح کرتے ہیں اور بذا اصلاحات رکھ کے مسکرا ہی بہت ملا کرتے رہیں گے کیا سنی کہ دونوں کا بڑا حصہ گنوار ہے جاہل ہے۔ دوسروں کے بس میں ہے۔ اپنی رائے کا اگر شعور وہ بھی نہیں رکھتا کہ کونسل کس جانور کا نام ہے۔ مہذب ملکوں میں کوئی ووٹ کے حق سے محروم ہے تو جان دینے پر آمادہ ہو جاتا ہے یہاں ووٹ دینا لوگوں پر شاق ہو جاتا ہے ... نہ سکے ... سمجھے

> **اعلانِ تعطیل**
>
> حسب دستور قدیم ۳۰ر جون کا وہ فتح بوجہ تعطیل عاشورہ محرم الحرام شائع نہ ہو گا ناظرین تو خاطر جمع رکھیں آئندہ پرچہ ۔۔۔ جولائی کو اپنے وقت پر نکلے گا فقط
>
> منیجر

جب۔ ایسی حالت میں انھوں نے انھیں انتخاب کیا تو خیر ہو گئی غلطی۔ اور وہ سراحت بھی ہو سکتی ہے۔ سمجھا ہے اسی وبا میں مبتلا ہو گیا تو ہو گیا کیا کیجیے گا۔

آ گیا ہی ابھی وہ بھی ہی تو ہے

۔ ۳۰ر جون کے ہمدم میں بندی نے تمہارا تیسرا خط پڑھا انشاء جانتا ہے پڑھ کے وقتی ہنسی آئی کہ تم نے بات دو۔ ہونے لگا۔ جہاں تک سرعام پال سنگھ کے شدھی اور سنگٹھن بازی کا بیان ہے وہ ہے تمہارے اور ان کے آپس کی گفتگو۔ صاحب خود ہی جواب دیجیے مگر تم نے جو بات کہیں ان کی کہ قدرتی علاج بہترین طریقہ علاج ہے شیخ جی صاحب اللہ بچی قدرتی طریقہ علاج نہیں ہے ایک کیسے وید اور حکیموں کا یہ قول نہیں۔ بیوہ بیوتھی

بھی اسی کا رونا روتی ہے اور فلسفہ طبیعی کے رہبر ڈاکٹر لوئی کوہنی بھی اپنی کتاب کے دیباچے میں یہی رونا روتے ہیں انسیں تیز دوائیں بنا کر ایک بوند کنوئیں میں ڈال دو تو سارا کنواں متعفن ہو جاتا ہے۔ قدرتی طریقہ علاج سے واسطہ نہیں رکھتیں۔ طبیعت کی مرضی کے خلاف نشتر چبھو کے دیا۔ قدرتی طریقہ علاج سے کوئی لگاؤ نہیں رکھتا۔ قدرتی طریقہ علاج کی پہچان یہ ہے کہ جس طرح بیماری پیدا ہوتی ہے اسی طرح طبیعت اسے نکال پھینکے دواؤں کا جوہر نکال کے رکھنے طبیب اور وید استعمال کرا کے تھے یہی فرق کی نقل اور بیچی میں کی گئی مگر آخر حکیموں نے یہ طریقہ مضر اور محتاج احتیاط سمجھ کے چھوڑ دیا اصل دوا کھیر فائدے خیسانده ۔ پانی کے کر جڑی بوٹی کی ہیئت میں زیادہ پھیر چال نہ ہونے پائے اور دوا کی اصلیت سے زیادہ دور نہ ہو جائیں۔ حکیم اور وید چونکہ بیماری سے دور نہیں جاتے اس وقت تک دواؤں کے جوہر یا مصنوعی چیزیں بیماروں کو نہیں دیتے طبیبوں نے ہمیشہ یہ مانی کہ طبیعت مدبر بدن ہے اور طبیب طبیعت کا خادم ہے برخلاف اسکے ڈاکٹر طبیعت کا دشمن ہے وہ مدد اپنے کا انتظار نہیں کرتا نشتر چبھو کے دیتا ہے۔ ایسی ایسی دوائیں کھلاتا ہے جو کبھی خواہ انسان کے جسم کو نہیں لگی۔ جہاں طبیب احساس اور شفا پسند رہتا ہے وہاں ڈاکٹر کیمیکل بیمارے کا مرکب (؟) طرز نسا نا چکھاتا ہے در حقیقت طبیبوں نے جو جڑی بوٹی پھینک دی تھی آج ڈاکٹر بھی اسے چوس رہی ہے۔ شیخ جی یہ تمہاری سمجھ کا پھیر ہے تم بیچارے کیا جانو کہ طبیب نے کتنے پیٹے کمائے۔ وہ بس بیچاری کی طرف سے پردیسی حکومت نے جو ترز پھیر لیے کوئی مدرسہ نہ رہا کوئی کتاب خانہ باقی نہیں کوئی شفا خانہ انھوں نے نہیں تجربہ کی لکڑیاں نہ معاش کی راہ میں بچھیریں امیر اور حکومت کے غلام رہبر اسکا نتیجہ ہوا ان کا قلب نالی کی سوکھی کی طرح بجھ گئے۔ اس بے تعلیمی اور بے قدری کی حالت میں قدرتی طرز علاج کا تجربہ

دیکھیے کہ برابر جارہا کہ آپ اُنھوں شفا پاتے ہیں۔ وہ بیشک خلاف کوئی بات نہیں کرتے کسی مریض سے یہ نہیں کہتے کہ منھ بگھریں پڑ جائے معلوم سے غیر کہ بیچ چاہ پڑا رہ نفرت جواب نہ نکلے پائے غیر یا کسی علاقات نکرو بیمار ان سے ملنا بلکل ضرورت ۔ کوئی بیماری ہو صرف تجہیز خیز زور بنیاں بجائے قدرتی طریقہ علاج ہے؟ جو پیتے والوں نے امریکہ میں اتنی ترقی کی ہے کہ وہاں کوئی ڈاکٹر ایسا نہیں جو ہسپتالوں میں کا ایک فرقہ صرف پانی اور ہوا کی سے تمام بیماریوں کا علاج کرتا ہے ہوا کی مقدار اتنی خفیف ہوتی ہے کہ نظر بھی نہیں سمجھائی دیتی ہے۔ جیسے چاہو کا لکیں کو ٹھیک بیمار خانوں میں لگا دینا انتظام جب ہوا طبیعت کے موافق دے کے مریض کو بچانے ہیں۔ اُنھوں نے جو اس بیتی کی تمام سائنٹفک اصول پرستی بھی اور بارہ دواؤں کے بھروسے بے اصول ساکے بیٹھے ہوں ہمارے نزدیک سائنٹفک اصول کے پیرو ہیں اور بیمار سے طبیب اور وہ جن کی کہانیاں گئی گزری حالت میں بھی گن کے دیکھو بیتیں کی کتابوں سے ہزار گنی زیادہ ہیں سائنٹفک اصول سے انکار نہیں کرتے تم نے کہا اس فصلیا بیتی کا ذکر کیا ہے یہی ان طب کا صدقہ ہے جیسے تم دشمن ہو استعمال کا ہے جہاں دو کی تنسیں نہ پاچکا ہے نہیں سیکھے جیاست کا طریقہ آج ایک مدتی تازی یہی جاتا ہے جسکو منتر کی نوبت ہیں کی طرف سے سپرد ہوتی ہے ان کے انتظام کی ایک ہی قسم لگی بیمار نظر آجاتی سپاہی وغیرہ تاکید اور معذرہ جانے کتنی قسمیں آج تک بنتی جاتی ہیں۔ اور کتنی دوائیں اور کتنے نسخے موجود ہیں۔ ایک سے فیض نہ ہو تو دوسرا نسخہ استعمال کرکے ہومیوپیتھک یا آلوپیتھک ڈاکٹر دواؤں کا استعمال کرواتے ہیں اگر تمھیں نسخہ ان کی بیماری سے فرصت ہو تو ان کی فہرست ہاتھ میں لو جو طبیب کی پانچ سے زیادہ تنیں دعائیں کر دوں اور یہ صرف کرنے اور صرف سے بیمار کو دوا اور نیز دوا جائیں تو بھی

ثمن کرنے کے لیے میسر آتی ہوں تو میں اپنا نام بدل ڈالوں۔ اس دن سے شغل آرا بیگم نہ کہنا۔

تمھارا یہ کہنا بالکل واقعہ کے خلاف ہے کہ ہر شخص کی شکایت ڈاکٹر کے پاس بیمار ڈرو کے کھانے کے درمیان پانی مت پیو ... اگر یہ سچ ہو تو یہی کہتا ہے تو اس میں اور تم میں کوئی فرق نہیں اسلیے کہ ہر شخص کا ہمیشہ ایک ہی سبب نہیں ہوتا پانی پینا اور نہ پینا غذا کی نوعیت پر منحصر ہے

معلوم کی اور جہاں کہیں بھی کسی بوٹی کو مفید مطلب پایا فوراً اسکو کام میں لانا شروع کر دیا۔ یہ کس کا ذکر ہے؟ کون سائنس دان؟ کیا اگلے زمانہ میں سائنس داں کوئی نہ تھا؟ یا اُنھوں نے قدرتی زندگی کا مطالعہ حال کے ڈاکٹروں سے کچھ کم کیا تھا؟

شیخ جی عقل کی ہدایت کا فیض ہمیشہ سے جاری ہے یہ دوسری بات ہے کہ تم اپنی ذات میں تمام فرقوں کو جو قدرتی ہیں انگریزوں کا طفیل کہتے ہو۔ تمام دنیا عاقل اور زیبن تھی گنا فرد تھی۔ تجربہ جتنا پڑتا اور دوسروں کے عمل میں آیا جاتا ہو اتنا ہی منضبط ہوتا ہے۔ ایک طبیب بیمار کا پیشاب نہ ہونے پر جو ہے کی جھینگیوں کا لیپ زیر ناف کرواتا ہے ایسی ادنیٰ ادنیٰ چیزوں سے کام نکالنے والے کی تعریف کرنی چاہیے بھلا خیال تو کرو کیونکر اسکا ذہن جھینگیوں کی خاصیت کی طرف منتقل ہوا ہوا ہے یہ مجھے سب لکھنا تھا مگر کیا کروں کاغذ گھر وا ختم ہو گیا اچھا آئندہ دیکھا جائے گا۔

اچھا کیا جو آپ نے باندھا ہم سے پیر پیٹتے ہو تم سمجھتے اور گھٹنے کو خیر واقف

شغل آرا



طبیب۔ کالرا۔ سانیا۔ دعوت جن۔ انفلوئنزا پرانے امراض ہیں۔ سب ایلوپیتھی علاج ہو اور ہم۔ اور نار۔ سنبات۔ اسپارٹ

کوکول کا نکبل بیہودہ کا کرکے سیگل کی ہمیں ۔ وہ ڈاکٹر جی اور جو اپنے گوشہ میں چاہیں کریں شیخ جی ۔ غضب میں جان ہے۔

دیکھیں کہا کہ دھوکے الفت مگر غلط؟

انسان کی بنائی ہوئی غذاؤں کی اکثر تسلیم ہیں جیسے ساتھ پانی ضرور پینا چاہیے۔ ڈاکٹر صاحب اگر سب غذاؤں کو ایک ہی لاٹھی ہانکتے ہیں تو پھر قدرتی طریقہ علاج کا خدا حافظ۔ قدرتی غذا ایسی جیسے بنانے میں انسانی عقل اور کاریگری کو دخل نہیں اُن کا حال بھی مختلف ہے۔ شیخ جی تم تو لال بجھکڑ سے بھی عقل میں کچھ بڑھے ہوئے ہو۔ جنھوں نے مینڈک دیکھ کے کہا تھا کہ ہاتھی کا دانہ ڈالو ٹیک نے تو اور وہ نہیں تو پھر سوالیہ ہستی ہے۔ شیخ جی تم ہو کہتے ہو کہ سائنس دانوں نے جانوروں کو دیکھ کر ایسی جڑی بوٹیاں کی کاشت

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صد ہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دُھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار رہے صد ہا راگوں کی دُھرپد اور ہوریاں اس کتاب مین اُنسے نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر نہ ہون تو انکو حضور سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت آسانی سے اس کتاب مین لکھ دیے گئے ہین ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ہو اور ایک ستار یا ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر شاہکار سرمایہ ناز بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا نتیجہ اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایہ ناز یہی ہو رہی ہے۔ قیمت [illegible] حصہ اول کی [illegible] فی جلد۔ محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ